❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

(اطاعت اُولِی الۡاَمۡرِ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا (النساء:60)

خیر اندیشی احباب رہے مد نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانی حُکام نہ ہو

سامعین کرام! مجھے آج اطاعت اُولِی الۡاَمۡرِ پر روشنی ڈالنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم میں اطاعت کے مضمون کو مختلف زاویہ ہائے فکر کے طور پر بیان کیا ہے۔ اُن میں سے اطاعت کے متعلق ایک واضح حکم سورۃ النساء کی آیت 60 میں ہے جس کی تلاوت سے خاکسار تقریر کا آغاز کر چکا ہے۔ اِس آیت کا ترجمہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، پیش ہے۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکّام کی بھی اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر صغیر میں اِس آیت کا ترجمہ یوں بیان فرمایا ہے

”اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو پھر اگر تم حکّام سے کسی اَمر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اُسے اللہ کے رسول کی طرف لَوٹا دو (اور اُن کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو) یہ (بات) بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے یہاں تین اطاعتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک اپنی اطاعت یعنی قرآن کریم اور احادیثِ قدسیہ۔ دوسرے نمبر پر رسول کی اطاعت ہے جس میں سب سے مقدّم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، فرمودات اور سنتِ رسولؐ کی اطاعت شامل ہے اور تیسرے نمبر پر اُولِی الۡاَمۡرِ کی اطاعت ہے۔ اُولِی الۡاَمۡرِ میں فرمانروا، حکّام اور سرکاری، غیر سرکاری کارندے جو ہم پر حاکم بنائے گئے ہیں۔ یہ مُلکی سطح پر حکّام بھی ہو سکتے ہیں اور نچلی سطح پر جیسے صوبائی، ضلعی حتّٰی کہ محلہ میں فلاحی و رفاعی سوسائٹیوں کے جو نگران ہیں وہ بھی اُولِی الۡاَمۡرِ میں آتے ہیں۔ اِن میں مغربی دنیا میں رہنے کی صورت میں عیسائی اور کفار نگران بھی مراد ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی اطاعت کو اُولِی الۡاَمۡرِ کی اطاعت پر فوقیت رکھی ہے جیسے اِسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم اُولِی الۡاَمۡرِ سے کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو فیصلہ کے لیے اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات اور فرمودات کے مطابق فیصلہ کرو۔ جیسے پاکستان میں اُولِی الۡاَمۡرِ نے قرآن اور احادیث کی تعلیمات کے منافی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے تو ایسی صورت میں اِس آیت کے مطابق ہم اللہ اور اُس کے رسولؐ کے احکام وارشادات کو دیکھتے اور اِس پر عمل کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" اگر حکومت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے واضح حکم کے خلاف کوئی حکم دے تو پھر بہر حال اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا حکم مقدّم ہے۔ لیکن اگر مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں ہے تو پھر حُکّام، چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم اُن کی اطاعت ضروری ہے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 5 دسمبر 2014ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اِس حوالہ سے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے حاکم کی کسی بات کو ناپسند کیا تو چاہیے کہ وہ صبر کرے کیونکہ جو بادشاہ کی اطاعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(بخاری کتاب الفتن)

سامعین! جماعتی دائرہ کار کے اندر اُولُوالْاَمْرِ سے مُراد امام زمان 'خلیفۃ المسیح'، اُن کے تمام کارندے اور اُوپر والی سطح سے لے کر نچلی سطح تک کے تمام عہدیداران مُراد ہیں جن کی طرف لفظ مِنْکُمْ اشارہ کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِس اَمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اُولِی الْاَمْرِ سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اُس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے اِسی لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اُولِی الْاَمْرِ میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے اُن کے مطیع رہیں کیونکہ وہ ہمارے دینی مقاصد کے حارج نہیں ہیں بلکہ ہم کو اُن کے وجود سے بہت آرام ملا ہے۔"

(ضرورت الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493-494)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقع ہو تو اس امر کو فیصلے کے لئے اللہ اور رسول کے حوالے کرو۔ اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 596)

فرمایا کہ:

"اگر تم کسی بات میں تنازع کرو تو اس امر کا فیصلہ اللہ اور رسول کی طرف ردّ کرو اور صرف اللہ اور رسول کو حَکم بناؤ، نہ کسی اور کو"۔

(الحق مباحثہ دہلی، روحانی خزائن جلد 4۔ صفحہ 184)

فرمایا:

"اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو بُرا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو، خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بد عملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے، مؤمن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔"

(الحکم 24 مئی 1901ء۔ نمبر 19 جلد 5 صفحہ 9 کالم نمبر 2)

پس ظالم حکمران کی بھی اطاعت کا حق ادا کیا جائے۔ اُس کے خلاف بغاوت نہ کی جائے اور اُس کی اطاعت سے انکار نہ کیا جائے۔ بلکہ اُس کی تکلیف اور شر کے دور کرنے اور اُس کی اصلاح ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور تضرّع کے ساتھ دعا کی جائے۔

سامعین! آپ علیہ السلام کے بعد خلفائے احمدیت نے جو تشریح فرمائی وہ پیش ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہر ایک مسلمان کے لیے اطاعت اللہ و اطاعت الرسول و اطاعت اُولِی الْاَمْرِ ضروری ہے۔ اگر اُولِی الْاَمْرِ صریح مخالفت فرمانِ الٰہی اور فرمانِ نبویؐ کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اُولِی الْاَمْرِ کا حکم نہ مانے یا اُس کا ملک چھوڑ دے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ صاف نصّ ہے۔ اُولِی الْاَمْرِ میں حکّام و سلطان اور علماء و حکماء دوم درجے پر ہیں۔" (البدر 9-16 دسمبر 1909ء صفحہ 4 کالم 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بعض جماعتیں ایسی ہیں جو بغاوت کی تعلیم دیتی ہیں۔ بعض قتل و غارت گری کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ اِن معاملات میں کسی جماعت سے ہمارا تعاون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ہماری مذہبی تعلیم کے خلاف امور ہیں اور مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری دشمن ہو جائے اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اُسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اِس وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیفیں بھی دی جائیں تب بھی یہ جائز نہیں کہ ہم اس کے خلاف چلیں۔"

(الفضل 6 اگست 1935ء، جلد 23 نمبر 31 صفحہ 10 کالم 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"دوسری ذمہ داری جو ایک احمدی کی ہے.... وہ یہ ہے کہ قانونِ ملکی کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لینا... اُولِی الْاَمْرِ کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ..... ایک تو ہم..... قانون کے پابند اور قانون کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں اور دوسرے جن کو قانون صاحب اختیار بناتا ہے ہم اُن کی اطاعت اور فرمانبر داری کرتے ہیں..... قانون کی اطاعت کرنا اور قانون شکنی سے بچنا ہی یہ تقاضا کرتا ہے کہ جن لوگوں کو قانون نے حکومت کا اختیار دیا ہے قانون کے اندر رہتے ہوئے اُن کی بھی اطاعت کی جائے۔"

(خطبات ناصر جلد 6 صفحہ 483)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حکومتِ وقت کے خلاف اُٹھنا اور تحریک چلانا یا بغاوت کرنا یہ تو نہ ہماری سرشت میں ہے نہ ہماری تعلیم میں یہ بات داخل ہے لیکن ہمیں یہ یقین ہے اور یہ علم ہے کہ ہمارا خدا ہمیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑا کرتا، ہمارے دشمنوں کو ہمیشہ ذلیل و رسوا کیا کرتا ہے۔ جس کسی نے بھی احمدیت پر ہاتھ ڈالا ہے وہ ہاتھ ہمیشہ کاٹے گئے ہیں۔ پس دعائیں کریں اور اُسی کی طرف جھکیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے وسیلہ سے باقی ملک کو بھی نجات بخشے اور ہمیشہ کے لئے اِس سازش کو ختم کر دے جو عالَم اسلام کے خلاف کی جارہی ہے اور ان طاقتوں کو ناکام بنادے جو اسلام کے نام پر اپنی حکومتوں کا تسلّط زیادہ گہرا اور زیادہ وسیع اور مستقل کرتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے نجات بخشے۔ آمین"

(خطباتِ طاہر جلد 4 صفحہ 90-91)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جب پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ تم اپنے آپ کو مسلمان نہ کہو تو ہم یہ بات ماننے کو تیار نہیں۔ ہم مسلمان کہتے ہیں۔ یا کلمہ نہ پڑھو۔ ہم پڑھتے ہیں۔ یا ایک دوسرے کو سلام نہ کہو، یا قرآنِ کریم نہ پڑھو۔ تو یہ ہمارے مذہب کا اور دین کا معاملہ ہے۔ اس بارہ میں جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے اطاعت کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہاں بھی ہم بغاوت نہیں کرتے۔ صرف اِن معاملوں میں ہم کبھی کسی قسم کے قانون کو مان ہی نہیں سکتے کیونکہ یہ شریعت کا معاملہ ہے۔ اللہ اور رسول کے حکموں کا معاملہ ہے۔ جہاں تک ملک کے دوسرے قوانین کا تعلق ہے، اس کے باوجود ہر احمدی ہر قانون کی پابندی کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم اپریل 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِسی خطبہ میں اُولُو الْاَمْرِ کی اطاعت کے حوالہ سے فرانس کے نپولین کا واقعہ بیان فرمایا ہے جسے مَیں اپنے الفاظ میں اِختصار کے ساتھ آپ سامعین کے سامنے رکھتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ نپولین نے فرانس کی کمان اُس وقت سنبھالی تھی جب وہ زوّال پذیر تھا۔ نپولین نے لوگوں سے کہا کہ جب تک تم میں تفرقہ اور پھاڑ ہے تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر تم اطاعت اور فرمانبر داری کا مادّہ اپنے اندر پیدا کر لو تو تم جیت جاؤ گے، ترقیاں حاصل کرو گے۔ اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر لو گے۔ چنانچہ لوگ اُس کے اِرد گرد جمع ہونے لگے۔ اُس کو اپنا لیڈر بنا لیا اور اطاعت اور فرمانبر داری کا بہترین نمونہ دکھایا اور وہ فتوحات در فتوحات حاصل کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ مگر ایک بڑی جنگ میں ہار کر شکست کھا کر اِٹلی کے ایک جزیرے میں قید ہوا۔ لیکن اپنے ساتھیوں کی مدد سے آزاد ہو کر دوبارہ فرانس آیا جہاں حکومت بدل چکی تھی اور اُن کے جرنیلوں اور سپاہیوں نے بائبل پر ہاتھ رکھ کر نئی حکومت کی اطاعت کی قسمیں کھائی تھیں۔ نپولین نے بھی واپس آکر اپنے ارد گرد لوگ اکٹھے کرنے شروع کیے۔ جب بادشاہ کو اِس بات کا علم ہوا تو اُس نے اپنے فوجی اُس سے لڑنے کے لیے بھجوائے۔ نپولین کے ساتھی بار بار اُن کے ہاتھوں شکست کھاتے رہے۔ بالآخر نپولین خود مقابلہ کے لیے گیا۔

مدِّ مقابل فوجیوں نے کہا کہ ہم نے بائبل پر ہاتھ رکھ کر نئی حکومت کی اطاعت کی قسمیں کھائی ہیں اِس لیے ہم نپولین کا حکم نہیں مان سکتے۔ نپولین کو اِس بات کا یقین نہیں آیا کہ اطاعت اور فرمانبرداری کا مادّہ تو مَیں نے اِن کے اندر پیدا کیا تھا۔ وہ اِن فوجیوں کے سامنے کھڑا ہو گیا کہ مَیں ہی تمہارا بادشاہ ہوں اگر ہمت ہے تو مجھ پر گولیاں چلاؤ۔ نپولین نے اِس جذبے سے اعلان کیا کہ اِن سپاہیوں میں پُرانا وفاداری اور فرمانبرداری کا جذبہ واپس آ گیا اور وہ نپولین کے ساتھ آملے اور اُس کے عَلَم کو بُلند کر دیا۔

سامعین! حکّام کی اطاعت کا ذکر اوپر ایک حدیث میں کر آیا ہوں۔ ایک اور حدیث پیش ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکمِ وقت کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جو حاکمِ وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُنو اور اطاعت کرو خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا حاکم مقرر کر دیا جائے۔

(بخاری کتاب الاحکام)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں حاکمِ وقت کے حکم کو سننا اور اُس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

اِس سلسلہ کی ایک بنیادی حدیث یہ پیش کی جا سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے خواہ وہ اَمر اُس کے لیے پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔ جب تک وہ امر معصیت (نافرمانی) نہ ہو لیکن جب امام کھلی معصیت کا حکم دے تو اُس وقت اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد)

اِس ضمن میں آخری حدیث پیش کرتا ہوں کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کہ اگر ہم پر ایسے حکمران مسلّط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں مگر ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں حضورؐ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسے حالات میں اپنے حکمران کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔ جو ذمہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ اُن سے ہو گا اور جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ تم سے ہو گا۔

(مسلم کتاب الامرۃ)

پس یہ ایک احمدی کی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ کا ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کے ڈال سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کی رہنمائی کر سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کے فسادوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم کی صورت میں موجود ہیں جو ہمارے لیے قابلِ اطاعت ہیں اور قابلِ عمل ہیں۔ ہمارے پاس اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے جس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ ہمارے اندر اُولِی الۡاَمۡرِ کا روحانی نظام بھی موجود ہے جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے میں اور دوسروں میں ایک نمایاں امتیاز پیدا نہ کر سکیں۔ کیونکہ خلافت اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو ہی قائم کرتی ہے اور نظامِ جماعت خلافت کے تابع ہے اور یہ خلافت کی خوبصورتی ہے کہ بعض دفعہ اگر نظامِ جماعت کو چلانے کے لئے مقرر کردہ کارکنوں اور افرادِ جماعت کے تعلق میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے، کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو خلیفہ وقت اُسے حل کرتے ہیں۔ لیکن خلیفۂ وقت بھی ملکی قوانین کی سب سے زیادہ پابندی کرتے ہیں اور کرواتے بھی ہیں۔

سامعین! قرآن کریم صرف عوام الناس کو یہ حکم نہیں دیتا بلکہ حکمرانوں کو بھی یہی کہتا ہے کہ اپنے اقتدار پر تکبّر کر کے ملک میں فساد پیدا نہ کرو۔ عوام کے حقوق تلف نہ کرو۔ امیر اور غریب کے فرق کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ عوام میں بے چینی پیدا ہو جائے اور اس کے نتیجے میں پھر بغاوت کے حالات پیدا ہوں اور اس طرح تم اپنے اس عمل کی وجہ سے بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ اگر حکمران ظالم ہوں تو اطاعت ضرور کرو مگر اُن کی ہدایت کے لیے دُعا بھی کرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو خلافت کی صورت میں امامت دی ہے۔اِس کا موازنہ دُنیوی لیڈروں سے نہیں کیا جا سکتا۔ایک طرف اُس کا تعلق اپنے خالق سے ہے اور دوسری طرف وہ اپنے متبعین سے محبت کرتا ہے، ہمارے دُکھوں کو محسوس کرتا ہے، ہمارے لیے راتوں کو جاگتا اور دُعائیں کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لیے دُعائیں بھی کرتا ہو۔کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لیے بھی بے چین ہو اور اُن کے لیے دُعا کرتا ہو۔کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو.....جماعت احمدیہ کے افراد وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفہ ٔوقت کو رہتی ہے.....غرض کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا، چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی، ایسا نہیں جس پر خلیفہ ٔوقت کی نظر نہ ہو، اُس کے حل کے لیے وہ عملی کوشش کے علاوہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔اُس سے دُعائیں نہ مانگتا ہو۔مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کرتے رہے.....دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں سونے سے پہلے چشمِ تصوّر میں، مَیں نہ پہنچتا ہوں اور اُن کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دُعا نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/جون 2014ء)

جناب میاں عمر بخش (شاعر) نے اپنے ایک پنجابی شعر میں کہا ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ

لوہا پانی پہ تَیر نہیں سکتا لیکن جب اِسی لوہے کو لکڑی کے تختے کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو یہ لوہا بھی تیرنے لگتا ہے۔ہم جیسے کمزور اور گناہگار لوگوں کا بیڑا بھی نظامِ خلافت کے ساتھ جڑا رہنے سے پار ہو جاتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس اس زمانے کے حَکَم اور عدل نے واضح فرما دیا کہ سوائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نفی کرنے والے احکامات کے عموماً دنیاوی احکامات میں ایک مومن کا کام ہے کہ وہ مکمل طور پر ملکی قوانین کی پابندی کرے۔اگر یہ سنہری اصول اس وقت کے مسلمان بھی اپنا لیں کہ حکومت وقت سے لڑنا نہیں ہے تو بہت سے ملکوں میں جو فساد کی صورتحال ہے اس میں بہت حد تک سکون آ سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/دسمبر 2014ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ اُن کو پورا کرنے والے ہوں۔آمین

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔جرمنی)

✿✿✿✿